© rasailojaraid.com

اعرابیة وفی اجناد شامیة (۱۹۴) یعنی بنو امیہ کی حکومت خالص عربی تھی اور عباسی حکومت ایرانی۔ خراسانی تھی جس میں افرادِ معاشرہ کی عزت و حرمت کی بنیاد تقویٰ پر کم اور ثروت یا پیشہ پر زیادہ ہوتی ہے اور جہاں ذاتی اوصاف سے زیادہ وراثتی وجاہت دیکھی جاتی ہو۔ بایں ہمہ یہ بھی واقعہ ہے کہ عربی زبان کی اشاعت و توسیع کے لئے ادیبوں اور شاعروں کی سرپرستی کرنے اور عربی روایات کو زندہ و پائندہ رکھنے میں بنو عباس کسی طرح بنو امیہ سے کم نہیں تھے۔ اس خصوص میں سندھی بن شاہک نے ہارون کا جو واقعہ بیان کیا ہے اس کو صرف ایک مثال کے طور پر پڑھئے۔

ایک روز رجز گو عمانی حاضرِ دربار ہوا۔ رواجِ عام کے مطابق یہ درباری لباس پہنے ہوئے تھے۔ ہارون نے کہا جب تک تو بدویوں کے لباس میں نہیں آئے گا تیرے شعر نہیں سنوں گا۔ دوسرے دن عمانی عمامہ باندھے تلوار لٹکائے، سادی جوتیاں پہنے آیا اشعار سنائے خلفائے سابق کا ذکر کرتے ہوئے ہارون کی مدح کی سندھی کہتا ہے، اس روز خلیفہ نے عمانی کا ایسا اعزاز و اکرام کیا کہ خدا کی قسم! سب اس پر رشک کرنے لگے (مختصراً) (۱۹۵)

غانم کے متعلق گذر چکا ہے کہ وہ جاحظ کے یہاں آیا جایا کرتا تھا، جاحظ کی رائے ہے کہ وہ بہت مغرور و بے وقوف تھا۔ (۱۹۶)

فلبرنل۔ یہ بھی ان طبیبوں میں شامل تھا جو یحییٰ بن خالد کے بلانے پر ہندوستان سے بغداد گئے تھے۔ اس لفظ کے املا میں اتنا اختلاف ہے کہ البیان کے شاید دو نسخے بھی کسی ایک املا پر متفق نہیں ہو سکے اس لئے اصل نام کا پتہ لگانا ناممکن ہے (۱۹۷)

"کرباش ہند کی کون ہے؟"

جاحظ نے ابن عبدالوہاب سے جو سوالات کئے تھے ان میں یہ سوال بھی تھا۔ افسوس ہے کہ خود جاحظ نے اس کا کوئی تفصیلی جواب نہیں دیا۔ ایک جگہ صرف اتنا لکھا ہے کہ لوگ یہ جو کہتے ہیں کہ فلاں شخص "محذوم" ہے۔ سو اس سے ان کی مراد ایسا شخص ہوتا ہے کہ اگر وہ عزم و ہمت سے کام لے تو شیطان، روح یا گھر میں رہنے والے جن اس کی بات سنتے اور اس کا حکم بجا لاتے ہیں۔ جو لوگ اس حیثیت سے مشہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں اُن میں کرباش ہندی بھی ہے (۱۹۸)

یہ تو قریباً سبھی ہندوستانی جانتے ہیں کہ آج کل بھی بہت سے لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ فلاں شخص "عامل" ہے اور جن اُن کا تابع ہے۔ اس لئے کسی ہندی کا عراق میں "مخدوم" مشہور ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

جاحظ کی کتابوں میں کرباش کا املا تین طریقوں سے لکھا ہوا ہے۔ یعنی کرباش (کاف کے بعد رار مہملہ)، کردباش (رار مہملہ کے بعد دال مہملہ) اور کدباش (دال مہملہ کے بعد یائے مجہول)، اور یہی اصل سے قریب معلوم ہوتا ہے۔

منتجع کا ذکر سندھیوں کے سلسلہ میں ہو چکا ہے۔

منکہ۔ عراق جانے والے ہندی وفد کا ایک رکن۔ جاحظ نے اس ہندی طبیب کی حکمت کا ہمیں ایک ایسا واقعہ سنایا ہے جس سے آج بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ جاحظ کے الفاظ میں:

وکان منکہ صحیح الاسلام وکان اسلامہ بعد المناظرۃ والاستقصاء والتثبّت (۱۹۹)

یعنی منکہ مسلمان ہو چکا تھا۔ اس کے عقیدے وعمل میں کوئی سقم نہیں تھا۔ اس نے سیاسی، معاشی معاشری دباؤ کی وجہ سے نہیں بلکہ غور و فکر اور بحث و مباحثہ کے بعد اچھی طرح چھان بین کرنے اور اسلام کی حقانیت ثابت ہو جانے ہی پر اس کو قبول کیا تھا۔

ایک محفل میں منکہ بھی موجود تھا۔ وہاں کسی شخص نے سورۃ الغاشیہ کی سترھویں آیت افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت پڑھی (کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے؟ اس کی پیدائش و بناوٹ کیسے عجیب وغریب طور پر ہوئی ہے) یہ آیت سُن کر حاضرین محفل میں سے ایک نادان شخص نے کہا: ہاتھی کو دیکھیں گے تو کیا کریں گے؟ اس احمقانہ بات پر حاضرین نے اُس کو بُرا بھلا کہا تو منکہ نے ان کو ایسا کرنے سے روکا اور کہا واقعی اس میں شبہ نہیں کہ ہاتھی کی خلقت اونٹ سے زیادہ تعجب خیز ہے۔ لوگوں نے کہا یہ کس طرح؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اللہ نے اونٹ کی مثال کیوں دی؟ ہاتھی کی کیوں نہیں دی؟ منکہ نے جواباً کہا: اللہ نے عربوں کو مخاطب فرمایا ہے۔ دوسری زبان بولنے والوں کے لئے ہی لوگ حجت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں۔ جب عرب قرآن کی ترجمانی کریں گے تو اُس کے مخاطب دوسری قومیں ہوں گی۔ اللہ نے سبھی قوموں کو مخاطب فرمایا۔ اور تخاطب کی ابتدا عربوں سے کی۔ پھر یہ کس طرح جائز ہوگا کہ قوموں کے کسی گروہ کو ایسی شے سے تعجب میں ڈالا جائے جو اُس نے کبھی نہیں دیکھی جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی اُس وقت وہاں ایسا کوئی شخص نہیں تھا جس نے مکہ میں ابرہہ اور حبشیوں کی آمد کا مشاہدہ کیا تھا۔ اس وقت وہاں عبد المطلب اور اُن کے چند ساتھیوں کے سوا کوئی اور موجود نہیں تھا (سب مکہ خالی کرکے دور دور چلے گئے تھے)

اور یہ بھی خیال رہے کہ عرب ایسے ملکوں میں نہیں رہتے جہاں ہاتھی کے بارے میں غور و فکر کی جاتی ہو (لہذا اونٹ کی خلقت پر تعجب دلانا کوئی ناموزوں بات نہیں ہوئی۔

منکہ کے متعلق جاحظ کے یہاں مزید کوئی اطلاع نہیں ملی۔

نصر اور ہارون کے متعلق جاحظ نے جو کچھ لکھا تھا وہ سابق میں درج ہو چکا ہے۔ کوئی مزید اطلاع باقی نہیں رہی۔

جاحظ کی تالیفوں اور تصنیفوں کی جملہ تعداد سوا سو سے کچھ زیادہ ہی بتائی جاتی ہے لیکن کثرتِ تعداد کے باوجود بعض ضخیم کتابیں ہی گردشِ لیل و نہار کا مقابلہ کر سکیں اور نہ بہت سے رسالے ہی جہل و تعصب کی دست برد سے بچ سکے۔ ماضیٔ قریب میں اُس کے بعض ایسے رسالوں کی نشاندہی ہوئی ہے جو مدتوں سے نسیًا منسیًا ہو چکے تھے۔ مگر یہ ابھی تک طبع یا شائع نہیں ہوئے اس لئے ان اوراق کی تصویریں ان سے استفادہ ممکن نہ ہو سکا۔ اس لئے یہ کہنا بھی ممکن نہیں کہ اس مقالہ میں سند و ہند کے متعلق جاحظ کی تحریر کردہ جملہ معلومات کا احاطہ کر لیا گیا ہے۔ صرف اتنی بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ جتنا اور جیسا مواد مل سکا اس کی تحقیق و تشریح وغیرہ میں بقدرِ استطاعت و استعداد سعی و کوشش میں غالبًا کوئی کوتاہی نہیں ہوئی۔

فان کنت قد اسأت فی شیٔ فانہ من سوء خطی وضلالۃ نفسی فاستغفر اللہ من سیئات اعمالی وان کنت قد احسنت فی شیٔ فانہ من توفیق اللہ وتسدیدہ فاحمدہ علی احسانہ وفضلہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمدٍ رسول اللہ وسلم۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فہرست مصادر و مآخذ

(۱) ارشاد الاریب الی معرفۃ الادیب۔ یاقوت بن عبداللہ م ۶۲۶۔ مصر ۱۹۳۶۔ ۱۹۳۸ء (تاریخ مقدمہ و خاتمہ) ترجمہ۔ عمرو بن بحر الجاحظ (۲) معجم البلدان فی معرفۃ المدن والقری والخراب والعمار والسہل والوعر من کل مکان۔ ایضاً۔ لیپزک ۱۸۶۶ تا ۱۸۷۳۔ مقالہ: بغداد (۳) ارشاد۔ ترجمہ احمد بن الحسین م ۳۹۸

(۴) بطور مثال ارشاد الاریب میں ان ادیبوں کے ترجمے ملاحظہ ہوں جن کے نام یہ ہیں: احمد بن سہل م ۳۲۲، احمد بن شہید م ۴۲۶، حسن بن عبدالرحمان م ۳۶۰، علی بن عبدالعزیز م ۳۹۲ اور محمود بن عبدالعزیز م ۵۲۱۔

(۵) عیون الاخبار۔ عبداللہ بن مسلم م ۲۷۶ مصر ۱۳۴۳۔ ج ۲ ص ۱۲۹۔ العقد الفرید۔ احمد بن محمد م ۳۲۷ مصر ۱۳۵۹ تا ۱۳۶۸ ج ۲ ص ۲۰۸ و ۲۳۴ (۶) ارشاد، مقدمہ پہلی فصل۔ (۷) البیان والتبیین جاحظ۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ج ۳ ص ۳۷۵ و کتاب البلدان، احمد الہمدانی م تیسری صدی کا ربع آخر۔ ۱۳۰۲۔ لیڈن ص ۱۹۵ (۸) کتاب الحیوان: جاحظ۔ مصر ۱۳۵۶ تا ۱۳۶۴ ج ۳ ص ۵۱۶ و ج ۴ ص ۳۴ و ج ۵ ص ۲۵۷۔ (۹) بطور مثال البیان یا الحیوان کی فہرست اعلام ملاحظہ ہو (۱۰) البیان: ج ۲ ص ۶۱۔ الحیوان۔ ج ۶ ص ۱۹، ۳۶، ۱۶۴ (۱۱) الحیوان۔ ج ۱ ص ۱۸۵ (۱۲) ایضاً۔ ج ۵ ص ۵۰۳

(۱۳) مثال کے طور پر ملاحظہ ہوں۔ الحیوان: ج ۲ ص ۵۲، ۱۹، ۳۱۹، ۳۵۹۔ ج ۳ ص ۵۳۳۔ ج ۴ ص ۲۲۷ ج ۵ ص ۵۳۸، ۵۴۱۔ ج ۷ ص ۳۷، ۲۲۶ (۱۴) ایضاً۔ ج ۴ ص ۵۵۵، ۱۵۹، ۴۱۹ و ج ۶ ص ۴۰۱ (۱۵) ایضاً ج ۱ ص ۱۴۶۔ ج ۳ ص ۵۳۴۔ ج ۴ ص ۱۶۴، ۴۱۹۔ ج ۶ ص ۴۷، ۱۵۸۔ ج ۵ ص ۴۲۷۔ ج ۶ ص ۱۶۴ (۱۶) ایضاً۔ ج ۲ ص ۱۲۶، ۱۲۸، ۳۲۹۔ ج ۴ ص ۳۲۰ ج ۶ ص ۱۹۔ ج ۷ ص ۱۰۹، ۱۳۴ (۱۷) ایضاً۔ ج ۱ ص ۱۳۶۔ ج ۳ ص ۲۷۶۔ ج ۵ ص ۳۱۴ ج ۶ ص ۱۸، ۳۴۰ (۱۸) ج ۶ ص ۳۴۰ (۱۹) (۲۰) الحیوان ج ۱ ص ۷۵

(۲۱) ایضاً۔ ج ۴ ص ۲۰۶ (۲۲) کتاب الخراج، ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم م ۱۸۲ مصر ۱۳۰۲ ص ۴۳۔ یہی روایت دوسرے سلسلوں سے مندرجہ ذیل کتابوں میں بھی آئی ہے:۔

کتاب طبقات الصحابۃ۔ محمد بن سعد م ۲۳۰ ج ۷ ق ۱ ص ۲۔ ۱۹۰۵۔ ۱۹۲۱۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاریخ الرسل والملوک : محمد بن جریر۔ م ۳۱۰۔ ق ۱ ص ۸۔ ۲۳۷۔ التنبیہ والاشراف : علی بن الحسین م ۳۴۶ ص ۵۷ ۳ - معجم البلدان ۔ مادہ ۔ بصرہ ۔ کتاب البلدان ۔ احمد بن محمد ۔ م اواخر ۳۰۰ - ص ۱۸۸۔ لیڈن ۔ ۱۳۰۲ (۲۳) فخر السودان علی البیضان ۔ جاحظ ۔ ص ۷۹ ۔ بریل ۔ ۱۹۰۳ (۲۴) الاغانی : علی بن الحسین م ۳۵۶ بولاق ۔ ۱۲۸۵ ۔ ج ۱۱ ص ۵۷ تا ۱۰۳ (۲۵) تاریخ الرسل والملوک ۔ فہرس الاعلام (۲۶) الحیوان ۔ ج ۷ ص ۱۷۰ (۲۷) فخر السودان ۔ ص ۷۷، ۷۹، ۸۰، ۸۴ و ۸۵ (۲۸) البیان والتبیّن ۔ ج ۱ ص ۲۸۵ ۔ جاحظ ۔ مصر ۱۳۶۷ (۲۹) الحیوان ۔ ج ۴ ص ۲۰۶ (۳۰) التربیع والتدویر ۔ ص ۲۶ فقرہ ۳۹ دمشق ۱۹۵۵ - مسعودی نے اپنی کتاب مروج الذہب و معدن الجواہر، علی بن الحسین م ۳۴۶ ۔ پارس ۱۸۶۱ - ۱۸۷۷ ۔ ج ۱ ص ۲۰۶ تا ۲۰۸ و ج ۲ ص ۵۲ میں لکھا ہے کہ: "جاحظ نے اپنی کتاب الامصار و عجائب البلدان میں لکھا ہے کہ دریائے مہران سندھ دریائے مصر سے نکلا ہے ۔ دلیل یہ دی ہے کہ ان دونوں دریاؤں میں مگرمچھ ہوتے ہیں ۔

میں نہیں جانتا کہ اس کو یہ دلیل کس طرح ملی، جاحظ کی یہ کتاب نہایت اچھی ہے مگر مصنف نے کبھی بحری سفر نہیں کیا ، زیادہ سیاحت کی اور نہ شہروں اور ملکوں میں گھوما پھرا ۔ وہ نہیں جانتا کہ مہرانِ سندھ تو سندھ کے بالائی علاقوں سے نکلتا ہے ۔"

مسعودی نے جاحظ کی جس کتاب کا حوالہ دیا ہے وہ اب موجود نہیں رہی اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ واقعی جاحظ نے ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ مسعودی کہتا ہے یا یہ کہ خود مسعودی نے مصنف کی عبارت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی کی ہے ۔ مسعودی نے گینڈہ کی پیدائش کے بیان میں جاحظ پر جو الزام لگایا ہے اس کی حقیقت آگے آرہی ہے ۔

(۳۱) لسان العرب تحت اللفظ (۳۲) تربیع ۔ ف ۳۲ (۳۳) ایضاً ۔ ف ۱۲۶ الحیوان ج ۵ ص ۳۵۰ (۳۴) ایضاً ۔ ف ۱۳۰ (۳۵) التبصر بالتجارہ ۔ جاحظ ص ۲۵ ۔ مصر ۔ طبع ثانی ۱۳۵۴ (۳۶) ایضاً (۳۷) سواء السّبیل اِلی معرفۃ المعرّب والدخیل ۔ تو ما آرنلد و ظفر الدین احمد ۔ لاہور (؟) ۱۹۰۳ ۔ (۳۸) الحیوان ۔ ج ۲ ص ۲۳۷ و تربیع ف ۷۹ (۳۹) ایضاً ج ۴ ص ۲۹۰ و ۳۱۹ (۴۰) ایضاً ج ۶ ص ۲۱۷ (۴۱) تربیع ۔ ف ۱۵۹ (۴۲) التبصر ۔ ص ۲۶ (۴۳) الحیوان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ج ۴ ص ۱۳۰ (۴۴) سوار السبیل (۴۵) حیوان - ج ۷ ص ۱۳۵ والجمہرۃ (فی اللغۃ) ابوبکر محمد ابن درید م ۳۲۱ - دائرۃ المعارف ۴۴ ۱۳ - ج ۳ ص ۲۲۴ (۴۶) ساج کے تینوں معنوں کے لئے ملاحظہ ہو : لسان العرب: محمد بن مکرم' ابن منظور م ۷۱۱ - مصر ۱۲۹۹ - ۱۳۰۸ و تاج العروس من درر القاموس محمد بن محمد السید مرتضیٰ الزبیدی' البلکرامی م ۱۲۰۵ - مصر ۱۳۰۶ - مادہ س و ج (۴۷) حیوان - ج ۶ ص ۱۲۶ (۴۸) الاغانی: علی بن الحسین' ابوالفرج م ۳۵۶ - دارالکتب - مصر ۱۳۴۵ - ج ۴ ص ۲۷۶ تا ۲۹۷ (۴۹) ترزبیع - ف ۱۵۹ (۵۰) حیوان - ۷ - ۱۳۵ (۵۱) رغبۃ الآمل من کتاب الکامل (ابوالعباس محمد بن یزید' المبرد م ۲۸۵ - لیبزک - ۱۸۶۴ تا ۱۸۸۲) سید بن علی المرصفی م ۱۳۴۹ - ج ۷ ص ۱۶ - (۵۲) التبصر - ص ۱۶ (۵۳) رغبۃ الآمل - ج ۷ ص ۱۶ - (۵۴) لسان العرب - مادہ - ق - س - ط - و ک - ش ت' سوار السبیل - برمحل (۵۵) تذکرۃ اولی الالباب والجامع للعجب العجاب - داؤد بن عمر الانطاکی م ۱۰۰۸ مصر - ۱۳۲۴ - مادہ قسط (۵۶) الجامع الصحیح - محمد بن اسماعیل البخاری م ۲۵۶ کتاب الطب - باب: السعوط بالقسط الھندی الخ (۵۷) دیوان لبشر بن ابی خازم - دمشق - ۱۳۷۹ - ص ۴ (۵۸) حیوان ۶ - ۳۱۷ (۵۹) ایضاً ایضاً ص ۲۸۱ و ج ۷ ص ۱۳۵ - و بخلاء ص ۸۶ (۶۰) الالفاظ الفارسیۃ المعربۃ - ادی شیر م ۱۹۱۵ - بیروت ۱۹۰۸ - مادہ: فلفل - سوار السبیل - برمحل (۶۱) ترزبیع - ف - (۶۲) حیوان - ۷ - ۱۷۰ (۶۳) التبصر بالتجارہ ص ۲۵ و ۲۶ - جس طرح موجودہ حکومتیں اشیائے درآمد و برآمد کا سالانہ حساب رکھتی ہیں اسی طرح دور خلافت میں بھی درآمد و برآمد کے مرکزی و صوبائی گوشوارے تیار ہوتے تھے - چنانچہ ہارون رشید کے زمانہ کا ایک تفصیلی گوشوارہ جہشیاری نے بھی محفوظ رکھا ہے - اس گوشوارہ کی رو سے سندھ سے جو مال عراق آتا تھا اس کی مالیت ایک کروڑ پندرہ لاکھ درہم سالانہ تھی - مال کی تفصیل یہ ہے :- (۱) گندم - ایک لاکھ قفیز کرخی (۲) ہاتھی - تین زنجیر (۳) کپڑے - دو ہزار (۴) فوطہ (پٹہ کی تعریب) - چار ہزار (۵) عود ہندی (اگر) - پچاس من (۶) دوسرے ہر قسم کے اگر - خوشبوئیں ایک سو پچاس من (۷) جوتے (نعال سندیہ) دو سو جفت (۸) لونگ اور جوز (ناریل وغیرہ) مندرجہ صدر اشیاء کے علاوہ تھے - ملاحظہ ہو کتاب الوزراء والکتاب - محمد بن عبدوس م مصر ۱۳۵۱ - ص ۲۸۱ و ۲۸۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۶۴) ایضاً۔ص ۳۵ (۶۵) ایضاً۔ص ۲۳ (۶۶) حیوان ۔۲۔ ۱۱۱، ۵۔ ۳۰۹، ۶۔ ۴۳۴ (۶۷) برہان قاطع۔ محمد حسین، بن خلف تبریزی ۱۰۶۰ھ، سنہ تالیف۔ "سمندر" کے متعلق عربوں وغیرہ کے خیالات اجمالی طور پر معجم الحیوان ص ۲۱۳ پر ملاحظہ ہوں۔ (۶۸) البیان والتبیین ۱۔ ۳۸۰۔ اسی کتاب کے صفحۂ ماقبل یعنی ۳۷۹ پر مرتّبِ کتاب عبدالسّلام نے زیرِ حوالہ روایت کے دوسرے مصادر بھی نقل کردیئے ہیں (۶۹) دجاج السندی۔ حیوان ۳۔ ۱۴۵ و ۷۔ ۱۷۰۔ دجاج الہندی۔ ایضاً ۲۔ ۲۸۔ دیک الہندی۔ ایضاً ۲۔ ۱۴۱ و ۳۔ ۱۴۵ (۷۰) حیوان ۷۔ ۲۷۸ و ۲۷۹۔ فہرس انواع الحیوان ببر و شیر کے فرق وغیرہ کی مختصر وجامع علمی بحث کے لئے ملاحظہ ہو: معجم الحیوان امین معلوف مصر ۱۹۳۲ء ص ۲۴۸ اور آگے۔ (۷۱) الالفاظ الفارسیہ الخ برمحل۔ المعرّب۔ موھوب بن احمد الجوالیقی م ۵۴۰۔ مصر ۱۳۶۱ (۷۲) معجم الحیوان۔ ص ۱۸۳ والفاظ الفارسیہ الخ برمحل (۷۳) ج۔ ۷۔ ۲۷۹۔ فہرس انواع الحیوان (۷۴) دیوان الفرزدق (م ۱۱۰) مصر ۱۳۵۴۔ ص ۲۱۰ (۷۵) تربیع۔ ت ۷۳ (۷۶) حیوان ۷۔ ۳۴۸۔ فہرس انواع الحیوان (۷۷) مروج الذہب ومعدن الجواہر۔ علی بن الحسین م ۳۴۶ پارس ۱۸۶۱۔ ۱۸۸۷۔ ج ۱ ص ۳۸۷ (۷۸) المعرب، الجمہرہ اور لسان وغیرہ میں طاؤس کو صرف عجمی یا دخیل ہی لکھا ہے۔ اصل کی نشان دہی کسی نے نہیں کی۔ اصل کا پتہ "عہد نامہ قدیم" کی مفصل فرہنگ میں مل جائے گا۔ اجمالی حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو آر۔ کالڈول کی مشہور تالیف "دراویدی زبانوں کی تقابلی صرف ونحو" مدراس ۱۹۵۶ ص ۸۸ (۷۹) حیوان ۷۔ ص ۳۲۸۔ فہرس انواع الحیوان (۸۰) تربیع۔ ت ۱۷۳ (۸۱) دیوان الاعشیٰ۔ سلسلہ یادگار گب، ویانا ۱۹۲۷ ص ۳۴ (۸۲) لفظ فیل اور زندبیل کی اصلیت کی بحث کے لئے ملاحظہ ہو مروج ۳۔ ۴۴۵۔ جہاں اس سلسلہ کا مزید حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ فیل وزندبیل کے موہومہ فرق کے لئے المعرب والفاظ الفارسیۃ الخ اور فارسی کی مطول لغات دیکھی جاسکتی ہیں۔ الحیوان میں جہاں جہاں زندبیل آیا ہے اس کے لئے ملاحظہ ہو ج ۷، ص ۳۱۷۔ فہرس انواع الحیوان (۸۳) البیان والتبیین ۱۔ ۱۳۰ (۸۴) اشارہ ہے قرآن کی سورۃ الفیل کی طرف۔ ہاتھی کے متعلق مفسرین کے اقوال دیکھنا چاہیں تو اس سورۃ کی کوئی قدیم ومفصل تفسیر کے علاوہ سورۃ الغاشیہ کی آیت افلا ینظرون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الی الابل کیف خلقت" کی تفسیر دیکھی جاسکتی ہے (۸۵) حیوان ۔ ۷ ۔ ۴۴۳ ۔ فہرس انواع الحیوان (۸۶) تاریخ الرسل والملوک ۔ محمد بن جریر م ۳۱۰ ۔ ملاحظہ ہو فہرس الاعلام (۸۷) حیوان ۔ ۷ ۔ ۲۶۷ (۸۸) ایضاً فہرس الاعلام میں ہارون مولی الازد (۸۹) ایضاً ۔ ۷ ۔ ۳۶۰ ۔ فہرس انواع الحیوان (۹۰) معجم الحیوان (۹۱) حیوان ۱ ۔ ۱۸۴ (۹۲) حیوان ۱ ۔ ۳۰۴، ۳ ۔ ۹۷ (۹۳) البیان ۲ ۔ ۱۷۱ (۹۴) دیوان زہیر ۔ مصر ۱۳۶۳ ص ۱۶۳ وبصیغہ جمع کے لئے بھی دیوان ص ۱۲۰ (۹۵) دیوان الفرزدق ص ۳۷۹ (۹۶) معجم البلدان ، مادہ قلعہ ۔ ۴ ۔ ۱۶۲ ۔ سوار السبیل والمعرب ۔ برمحل (۹۷) العقد الفرید ۔ احمد بن محمدؒ ابن عبدربہ م ۳۲۸ یا ۳۲۷ ۔ مصر ۱۳۵۹ ۔ ۱۳۷۲ ج ۲ ص ۲۰۳ (۹۸) حیوان ۳ ۔ ۱۴۳ (۹۹) البخلاء ۔ جاحظ ۔ نسخہ" الحاجری ۱۹۴۰ ص ۱۴ (۱۰۰) تزبیع ۔ ف ۱۵۶ (۱۰۱) بخلاء ص ۹۲ (۱۰۲) تزبیع ۔ ف ۱۵۷ (۱۰۳) کتاب الورع ۔ احمد بن حنبل م ۲۴۱ ۔ مصر ۱۳۴۰ ص ۱۰۱ و ۱۰۲ (۱۰۴) البیان ۲ ۔ ۸۸ و ۳ ۔ ۹۸ (۱۰۵) ایضاً ۱ ۔ ۱۶۲ ، اس سلسلہ میں حاشیہ نشان ۶۳ بھی دیکھ لیا جائے (۱۰۶) ایضاً ۳ ۔ ۷۱، ۹۳، ۹۴ ۔ بروص پر مسلمانوں کا پہلا حملہ بزمانہ خلافت عمرؓ سنہ پندرہ کے اواخر یا سنہ سولہ کے اوائل میں ہوا ۔ ملاحظہ ہو فتوح البلدان ص ۳۲۴ (۱۰۷) تحقیق بعض الالفاظ الہندیۃ المعربۃ ۔ مصر ۱۹۵۱ ۔ محمد یوسف بھوپالی (۱۰۸) حیوان ۷ ۔ ۲۳۱ (۱۰۹) فتوح البلدان احمد بن یحییٰ البلاذری م ۲۷۹ ۔ لیدن ۔ ۱۸۶۵ ص ۴۴۶ اردو ترجمہ ۔ ابوالخیر مودودی ۔ جامعہ ع ۱۳۵۱ (۱۱۰) حیوان ۷ ۔ ۱۷۱ ۔ جغرافیہ خلافت مشرق ۔ لی اسٹرینج ۔ کمرج ۔ ۱۹۰۵ ص ۳۳۱ ۔ اردو ترجمہ از محمد جمیل الرحمان ۔ جامعہ ع ۱۳۴۹ ص ۴۹۹ اور آگے (۱۱۱) فتوح البلدان ص ۳۵۴ (۱۱۲) بخلاء ص ۴۲ (۱۱۳) ایضاً ایضاً نیز حیوان کی فہرس البلدان (۱۱۴) حیوان ۱ ۔ ۱۵۷ و ۲ ۔ ۲۴۸ (۱۱۵) القول فی البغال ۔ مصر ۱۳۷۵ ف ۱۴۱ ص ۷۵ و ۷۶ (۱۱۶) لسان وتاج اور دوسری متداولہ قاموسیں (۱۱۷) فارسی میں بلبیرک یا بلبیرک بالکسر و یائے مجہول وسین مہملہ آخر میں کاف تحقیر (نہ کہ برائے تصغیر یا تعظیم) کے معنی ہیں: بُختی اونٹ ۔ عربی اونٹنی اور عجمی اونٹ کے بچے ۔ خچر یا جوان و پرقوت انسان یا حیوان ۔ اب اس لفظ کی اصل ونسل کا پتہ لگانا غالباً دشوار نہ ہوگا ۔ بار مفتوح کو بالکسر بولنا یا الف کی زیادتی ایرانی لہجہ کا تصرف ہے (۱۱۸) المخصص ۔ علی بن اسماعیل، ابن سیدہ م ۴۵۸ مصر ۱۳۱۶ ۔ ۱۳۲۱ ۔ ج ۱۰ ص ۲۹ (۱۱۹) مروج ۔ ج ۲ ص ۸۵ ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۲۰) مقائیس اللغۃ، احمد بن فارس م ۳۹۵ - مصر ۱۳۶۶ - ۱۳۷۱ - ج ۱ ص ۳۲۸ اور آگے -
(۱۲۱) بخلار ص ۴۲ بیان ۱ - ۳۸۰ حیوان ۵ - ۴۰۷، ۶ - ۲۰۰ (۱۲۲) کتاب مذکور۔ فہرس القبائل وغیرہ (۱۲۳) تربیع - ف ۷۴ (۱۲۴) حیوان - ۳ - ۳۴۴ ابو مہدیہ آخری اموی دور کا ایک اعرابی اتنے بڑے درجہ کا شاعر تھا کہ اصمعی نے اپنے "اختیارات" میں اس کا ایک رائیہ شامل کیا ہے۔ ابو مہدیہ بہت سے بصری لغویوں کی لفظی تحقیقوں کا ماخذ بھی رہا ہے۔ تلاش کے باوجود ابو مطرف غنوی کا کچھ حال معلوم نہ ہو سکا ممکن ہے نام میں کاتبوں نے نادانستہ کچھ تحریف کر دی ہو، جاحظ کے بیان سے اتنا تو بہر حال ثابت ہے کہ یہ کسی ایسے شخص کی کنیت ہے جو بیان و تبیین میں بہت نمایاں تھا۔ (۱۲۵) البیان ۱ - ۴۷، حیوان - ۳ - ۲۹۲ (۱۲۶) فخر السودان ص ۸۵ - حیوان - ۳ - ۳۵۴ (۱۲۷) کتاب الطبقات - ج ۳ - ق ۱ ص ۱۵۲ المعرب، الجمہرۃ ولسان - مادہ ب ھ ر والمخصص - ج ۲ - ص ۴۸، ج ۱۲ ص ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۶ جغرافیہ، خلافت مشرقی - ص ۲۹۳ و ۲۹۴ (۱۲۸) مقائیس - مادہ ج و ن (۱۲۹) تحقیق لبعض الالفاظ الخ برمحل (۱۳۰) دیوان ص ۱۵ (۱۳۱) البیان - ۱ - ۳۸۰ (۱۳۲) حیوان - ۴ - ۳۰۲ (۱۳۳) حیوان ۱ - ۱۱۳، ۱۱۸ (۱۳۴) مقائیس - مادہ - ت ک ک - المعرب - تحت اللفظ - شفاء العلیل - فیما فی کلام العرب من الدخیل - احمد بن محمد الخفاجی م ۱۰۶۹ - مصر ۱۳۲۵ تحت اللفظ (۱۳۵) الجمہرۃ، لسان والمعرب - مادہ س ر ل و ن ف ق (۱۳۶) حیوان ۳ - ۲۲۴ و ۳۵۴ (۱۳۷) حیوان ۱ - ۸۱ (۱۳۸) بخلار - فہرس اسماء الاطعمۃ (۱۳۹) معاجم متداولہ - لفظ اصلیت کے لئے سوار السبیل اور "دراویدی زبانوں الخ تحت اللفظ (۱۴۰) بخلار - الفاظ الفارسیۃ المعربۃ و سوار السبیل - تحت اللفظ (۱۴۱) حیوان - ۱ - ۸۲ (۱۴۲) کتاب مذکور - ۱ - ۱۴۳ (۱۴۳) بخلار - ص ۵۶ (۱۴۴) بخلار - تعریب کی تفصیل کے لئے: تحقیق لبعض الفاظ الہندیۃ المعربۃ - تحت اللفظ (۱۴۵) بخلار - سوار السبیل (۱۴۶) ایضاً ایضاً (۱۴۷) حیوان - ۶ - ۸۹۴ (۱۴۸) الشعر والشعراء - عبداللہ بن مسلم - م ۲۷۶ مصر - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۶ - ج ۱ ص ۲۱۳ - تعریب کے لئے معاجم متداولہ کے علاوہ المعرب و سوار السبیل ملاحظہ ہو۔ (۱۴۹) حیوان ۲ - ۶۰ و ۲ - ۳۶۶ (۱۵۰) لسان، تاج المعرب والفاظ الفارسیۃ المعربۃ - تحت اللفظ (۱۵۱) ملاحظہ ہو ا، چ، ح، آ، ر، مرّے کی غایت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محققانہ تالیف: "تاریخ شطرنج" اکسفورڈ۔ ۱۹۱۳ء (۱۵۲) البیان ۱۔ ۱۹ و ۴۔ ۶۰۔ تربیع ۔ ف ۱۵۶۔ ارشاد ۔ ترجمۃ الجاحظ ۔ ج ۶ ص ۱۱۰ (۱۵۳) کتاب الفہرست: محمد بن اسحاق' ابن الندیم م ۳۸۵ قریبًا۔ لینبرک ۱۸۷۱ ص ۱۵۵' ۱۵۶ ۔ یہ بھی خیال رہے کہ الفہرست کا مطبوعہ نسخہ ناقص ہے۔ کامل نسخہ ابھی تک نہیں چھپا۔ مکمل مخطوطہ ہماری دسترس سے باہر ہے۔ ممکن ہو ابن ندیم نے اپنی کتاب میں دوسری جگہ جاحظ کی کتاب النرد والشطرنج کا ذکر کیا ہو۔ واللہ اعلم۔ (۱۵۴) ملاحظہ ہو کتاب الحیوان کا مقدمۂ مصنّف ۔ (۱۵۵) تاریخ شطرنج ۔ مرّے (۱۵۶) اخبار الرسل والملوک ۔ الوزراء والکتّاب مروج اور النقود العربیۃ انستاس ماری الکرملی ۔ م ۱۹۴۸ء ۔ مصر ۱۹۳۹ء وغیرہ میں ان کتابوں کی فہرس الاعلام اسی طرح البیان و الحیوان کی فہرس الاعلام میں سندھی بن شاھک اور اس کا بیٹا ابراہیم دیکھئے ۔ (۱۵۷) البیان ۱۔ ۳۳۵ و ۳۔ ۳۶۷ (۱۵۸) رؤبتہ ۔ اپنے والد کی طرح اموی دور کے نہایت مشہور رجّاز گزرے ہیں۔ رجز گوئی کی مشکلات اور رؤبتہ کا درجہ اردو والوں کو صرف تشبیہ ہی کے ذریعہ بتایا جاسکتا ہے کہ رؤبتہ کا عربی شعر میں کچھ ایسا درجہ ہو جیسا کہ مثلاً قدرتِ زبان و بیان کے اعتبار سے قصیدہ گوئی میں سودا یا ذوق کا۔ عربی شعر کی کوئی معمولی تاریخ بھی رؤبتہ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتی ۔ (۱۵۹) عبداللہ بن زیاد م ۶۷ والیٔ بصرہ کا عامل خراج تھا۔ مالگزاری کی ایسی بہتر تنظیم کی کہ اس حیثیت سے اس کا نام ضرب المثل ہوگیا۔ دیکھئے اخبار الرسل الخ فہرس الاعلام (۱۶۰) ملاحظہ ہو البیان ۲۱۰ - ۲۸۱ کا حاشیہ نشان ۵ (۱۶۱) فخر السودان ۔ ص ۶۵ (۱۶۲) طبقات النحویین ۔ ابوبکر الزبیدی م ۳۷۹ روما ۱۹۱۹ء ۔ ص ۱۳۹ (۱۶۳) تربیع ۔ سندھ و ہند ۔ فہرس الاعلام (۱۶۴) البرامکہ ۔ محمد عبدالرزاق کان پوری م ۱۹۴۵ء؟ کان پور ۔ ۱۹۴۲ء؟ ص ۲۴۸ اور آگے (۱۶۵) ایضًا ص ۲۲۷ اور آگے (۱۶۶) کتاب محولہ ۔ ۱۔ ۶۴ ۔ عکنان کے لئے دیکھئے یہی کتاب ۶۔ ۱۸۱، ۲۳۰ (۱۶۷) مطول قاموسوں کے سوا الجمہرۃ، المعرّب، تحت اللفظ اور المخصّص ج ۶ ص ۱۶ اور ج ۹ ص ۷۱' ۸۹ ملاحظہ ہو۔ نیز الفاظ الفارسیۃ الخ الدھکیر ص ۶۶ (۱۶۸) تربیع ۔ ۴۶ ۔ ۷۰ و ۱۳۴ (۱۶۹) کتاب محولہ ۔ ۵۔ ۳۲۷ (۱۷۰) ایضًا ۶۔ ۲۰۱ (۱۷۱) تربیع ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ن ۴۵ و ۱۵۵ ۔ حیوان ۔ ۶ ۔ ۱۹۸ (۱۷۲) تربیع ۔ ن ۷۰ ۔ حیوان ۔ ۱ ۔ ۳۰۸ ، ۶ ۔ ۲۳۲ ۔

(۱۷۳) قدیم ہندی دیو مالا کے موضوع پر انگریزی زبان میں متعدد کتابیں ہیں ۔ اس مقالہ میں کسی ایک کتاب کا اتباع نہیں کیا گیا ہے اس لئے متعین حوالے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ۔

(۱۷۴) سورۃ البقرۃ کی آیت نشان ۱۰۲ یعنی وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ الخ کی شرح و تفصیل کسی تفسیر جیسے مثلاً انوار التنزیل واسرار التاویل ۔ عبداللہ بن عمر بیضاوی م ۶۸۵ ملاحظہ ہو ۔

(۱۷۵) حیوان ۔ ۱ ۔ ۱۴۸ (۱۷۶) ایضاً ۷ ۔ ۲۸ (۱۷۷) ایضاً ۴ ۔ ۲۱ (۱۷۸) البیان ۱ ۔ ۸۸ ، ۹۲ ، ۹۸ (۱۷۹) شعوبی : وہ شخص جو دوسری قوموں اور اُمتوں پر عربوں کی نسلی یا تہذیبی برتری تسلیم نہیں کرتا ۔ (۱۸۰) البیان ۱ ۔ ۳۸۳ اور آگے ۲ ۔ ۵ اور آگے ۳ ۔ ۵ اور آگے ترجمانی کرتے ہوئے جاحظ کے بعض دوسرے بیانوں کی طرح یہاں بھی ان تینوں بیانوں کو ایک ہی لڑی میں مربوط کیا گیا ہے (۱۸۱) آثار البلاد واخبار العباد ۔ زکریا بن محمد م ۶۸۲ ۔ گوتھا ۔ ۱۸۴۸ ۔ ۱۸۵۰ ۔ ص ۸۵ ۔ (۱۸۲) معجم الشعراء : محمّد بن عمران ۔ م ۳۸۴ ۔ مصر ۔ ۱۳۵۴ ۔ ص ۵۱۳ ۔

(۱۸۳) البیان ۔ ۱ ۔ ۸۵ وحیوان ۔ ۳ ۔ ۴۸۹ (۱۸۴) البیان ۔ ۱ ۔ ۱۹۳ (۱۸۵) ایضاً ۔ ایضاً ۔ ص ۱۲۶ (۱۸۶) حیوان ۔ ۴ ۔ ۲۲۴ جاری (۱۸۷) بخلاء ۔ ص ۱۹ (۱۸۸) البیان ۱ ۔ ۹۲ ۔ البرامکہ ۔ ص ۲۳۲ (۱۸۹) تربیع ۔ ن ۴۴ (۱۹۰) حسب حاشیہ ۱۸۸ ۔

(۱۹۱) البیان ۔ ۲ ۔ ۳۲۹ (۱۹۲) التاج ۔ جاحظ ۔ مصر ۱۳۲۲ ۔ ص ۱۲ والبیان ۔ ۲ ۔ ۳۲۸ (۱۹۳) البیان ۔ ۲ ۔ ۳۳۰ و ۳۷۸ ، ۳ (۱۹۴) ایضاً ۔ ۲ ۔ ۳۶۶

(۱۹۵) ایضاً ۔ ۱ ۔ ۱۲۶ (۱۹۶) حیوان ۔ ۷ ۔ ۱۰۹ (۱۹۷) دیکھئے حاشیہ ۱۸۸ ۔

(۱۹۸) تربیع ۔ ن ۱۳۹ ۔ حیوان ۔ ۶ ۔ ۱۹۸ (۱۹۹) البیان ۔ ۱ ۔ ۹۲ ۔ حیوان ۷ ۔ ۱۳ ، ۲ ۔

تمام شد

© rasailojaraid.com